Lesson 1: Al-Maidah (Ayaat 1- 5): Day 3

سُوۡرَةُ المَائدة کی تفسیر

کچھ مزید پابندیوں کا ذِکر ہے؛

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ الْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دِينِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِي مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِإِثْمٍ فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿3﴾

تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرو یہ سب بدترین گناہ ہیں، آج کفار تمہارے دین سے ناامید ہو گئے، خبردار! تم ان سے نہ ڈرنا اور مجھ سے ڈرتے رہنا، آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔ (3)

اللہ کی مرضی۔ اللہ کو پتا تھا کہ یہ چیزیں ہمارے لئے ٹھیک نہیں ہیں۔ اِس آیت کا ٹائٹل لکھ سکتے ہیں کہ پوری شریعتِ اسلامی میں جتنی چیزیں حرام ہیں وہ سب اِس ایک آیت میں آ رہی ہیں۔ اس بات سے

اِس آیت کی اہمیت واضح ہو جاتی ہے۔۔ آدمؑ پر ایک پھل حرام تھا۔ آج مسلمان کیا کھائیں یا نہ کھائیں؟سب اس آیت میں بتادیا گیاہے۔

مُردار۔ جو خود بخود مر جائے۔ ایسا جانور جس کو اسلامی طریقے سے ذبح نہ کیا گیاہو۔ خون نہ بہایا گیاہو۔ دو مُردار حلال ہیں۔ مچھلی اور ٹڈی۔

خون۔ سورۃالانعام میں بھی تفصیل آئے گی۔ آج سائنس بھی ہمیں یہ بتارہی ہے کہ ہماراخون ہمارے جسم میں سیورتج لائن کی طرح ہے۔ جو گندی چیزیں اکٹھا کرتا ہے۔ تمام جراثیم اور غیر ضروری مادے خون اُٹھاکر باہر پھینکنے والی نالی میں لے جاتا ہے۔ آپ خون کو گٹر لائن سمجھ لیں۔ خون پینا یا کھانا اسلام میں حرام ہے۔ اسی لئے اسلامی طریقے سے ذبح کیا جاتا ہے کہ ایک کٹ لگاکر خون بہنے دیا جاتا ہے۔ گندا خون باہر نکل جاتا ہے۔ دو خون حلال ہیں۔ جگر (کلیجی) اور دِل۔ یہ ہمارے جسم کے فلٹریشن پلانٹ ہیں۔ یہ صاف خون ہوتا ہے۔

اور خنزیر کا گوشت۔ پہلی بات یہ کہ اللہ کا حکم ہے دوسری وجہ کہ یہ انتہائی گندا جانور ہے۔ یہ اپنافضلہ خود کھاجاتا ہے۔ یہ ہر گندی چیز کھاتا ہے۔ اس کے گوشت میں بُو ہوتی ہے۔ آج اس کے گوشت کو کیمیکلز سے صاف کر کے بیچا جاتا ہے۔ خنزیر یا سوٴر کے جسم میں مسام نہیں ہوتے اس لئے پسینے سے گندے مادے باہر نہیں نکلتے، جسم کے اندر ہی رہتے ہیں۔ اس کے گوشت میں کئی جراثیم ہوتے ہیں (پیراسائٹ)۔ اگر اس کے اندر کوئی بیماری ہو تو وہ انسانی جسم کے اندر چلے جاتے ہیں۔ خنزیر کا جسم اور انسانی جسم میں بہت مماثلتیں ہیں۔ اس کا گوشت کھانے سے اس کی بُری عادات انسان کے اندر چلی جاتی ہیں۔ یہ ہم جنس پرست ہوتا ہے۔ یہ اپنی موٴنث سے دوسرے خنزیر کا زنا کرواتا ہے۔ یہ سُست

جانور ہے۔ کیچڑ میں رہتا ہے۔ اس کے بیکٹیر یا پکانے سے بھی ختم نہیں ہوتے۔ اس سے انسانی جسم کو چالیس بیماریاں لگتی ہیں۔ جو لوگ اس کا گوشت کھاتے ہیں۔ اُن معاشروں میں ہمیں یہی بُرائیاں اور بیماریاں نظر آتی ہیں۔

کھانے کا انسانی جسم پر اَثر ہوتا ہے۔ مثال کہ جو لوگ مچھلی یا سمندری کھانے کھاتے ہیں۔ وہ ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ جو لوگ بیف کھاتے ہیں وہ غصّے والے ہوتے ہیں۔ مثال جیسے عرب لوگ اونٹ کا گوشت کھاتے ہیں تو پر جوش ہوتے ہیں۔ آپ خود نوٹ کریں کہ جب ہم سلاد اور سبزیاں کھائیں تو ہلکا اور تروتازہ محسوس کرتے ہیں۔ جب پراٹھے کھائیں تو بوجھل محسوس کرتے ہیں۔

اللہ ہمارا دُشمن نہیں ہے۔ نہ ہی خنزیر کا دُشمن ہے۔ اللہ نے خنزیر کو کھانے کے لئے پیدا نہیں کیا۔ اسی طرح خنزیر کی بنی ہوئی تمام چیزیں حرام ہیں۔ کھال۔ ہڈی ہر چیز۔

وہ جانور جن پر اللہ کے نام کے سوا نام لیا جائے وہ حلال نہیں۔ جن کو ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لے کر پھر ذبح کیا جائے وہ حلال ہیں۔ پہلے بسم اللہ کہتے ہیں پھر اللہ اکبر کہہ کر کٹ لگایا جاتا ہے۔ جب خون نکل جاتا ہے تو پھر ذبح کیا جاتا ہے۔ یعنی دو طرح کے جانور حلال نہیں ہیں۔ ایک تو وہ جو جھٹکے سے مار دیتے ہیں اور اُس پر اللہ کا نام نہیں لیتے۔ یہ گوشت حلال نہیں چاہے مرغی یا بھیڑ ہی نہ ہو۔ جب گندا خون نکالا نہیں جاتا تو پھر اُس کی ساری بیماریاں جانور کے اندر ہی رہ جاتی ہیں۔ اسی لئے اِن معاشروں میں اتنی بیماریاں ہیں۔ اس پر ایک تحقیق ہوئی تھی کہ جانور کو حلال کرنے یا مارنے سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے؟ جانور کے اندر وہ مشین لگائی گئی جس سے دَرد کی کیفیات معلوم کی جاتی ہیں۔ وہ جانور جو حلال کیے گئے، اُن کو صرف پہلے کٹ کی تکلیف ہوئی، پھر جیسے ہی خون بہنا شروع ہوا، جانور کی تکلیف

ختم ہو گئی اور پُر سکون انداز سے ذبح ہوا۔ لیکن وہ جانور جن کو جھٹکے سے مارا گیا، اُن کو پہلے بے ہوشی کی گولی ماری جاتی ہے پھر اُن کی گردن کاٹی جاتی ہے۔ ایک تو اُس کو گولی سے ہی اتنی تکلیف ہوتی ہے کہ جانور کو دِل کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ دوسرا سارا گندہ خون جانور کے جسم کے اندر ہی رہتا ہے جس سے گوشت کھانے والے کو بیماریاں لگ جاتی ہیں۔

دوسرے وہ جانور حلال نہیں ہیں جن پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے۔ یعنی کسی بُت کے نام پر یا کسی شخص، کسی پیر کے نام پر۔ ہمیں جانور کو صرف اللہ کے نام پر اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا ہوتا ہے پھر ہی وہ جانور حلال ہوتا ہے۔ اگر کسی قبر پر لے جا کر، کسی دوسرے کے نام لے کر ذبح کیا جائے گا تو حرام ہو جائے گا۔

حلال کا طریقہ یہی ہے۔ اللہ کا نام لینا ہے اور اللہ کے بتائے ہوئے طریقے سے ذبح کرنا ہے۔

وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ: دوسرے وہ جانور حلال نہیں ہیں جن پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے۔ یعنی کسی بُت کے نام پر یا کسی شخص، کسی پیر کے نام پر۔ ہمیں جانور کو صرف اللہ کے نام پر اللہ کا نام لے کر ذبح کرنا ہوتا ہے پھر ہی وہ جانور حلال ہوتا ہے۔ اگر کسی قبر پر لے جا کر، کسی دوسرے کے نام لے کر ذبح کیا جائے گا تو حرام ہو جائے گا۔ کسی دوسرے کو خوش کرنے کے لئے ذبح کیا جائے تو جائز نہیں۔

ایک دفعہ ایک صحابیؓ اللہ کے نبیؐ کے پاس آئے کہ میں نے مسلمان ہونے سے پہلے منّت مانی تھی کہ اگر میرا فلاں کام ہو گیا تو میں فلاں جگہ پر اونٹ ذبح کروں گا۔ کیا میں اپنی منّت پوری کروں؟ آپؐ

نے فرمایا کیا اُس جگہ پر کوئی بُت خانہ ہے؟ کوئی بُت ہے؟ کوئی درگاہ یا بزرگ کی قبر ہے، کوئی مقدس درخت ہے؟ اُس صحابیؓ نے کہا نہیں اے اللہ کے نبیؐ ویسے ہی دِل میں آیا تھا کہ وہاں جاکر قربانی کروں۔ آپ ﷺ نے اچھی طرح چیک کرنے کے بعد کہ کہیں شِرک کا شائبہ نہ جائے پھر اُس صحابی کو اجازت دی کہ اپنی منّت پوری کرے۔

اس میں کھانا بھی آسکتا ہے اور ذبیحہ بھی۔ یعنی وہ کھانا جس پر کسی دوسرے کا نام لیا جائے کہ یہ فلاں کی بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔ کھانے پر بھی صرف اللہ کا نام لیا جائے گا۔

حرام چیزیں: (۱) مُردار (۲) خون (۳) سور کا گوشت (۴) اور اللہ کے سوا دوسرے کے نام کی چیز۔

یعنی چار چیزیں اسلام میں حرام ہیں۔ مرا ہوُا جانور، خنزیر، مُردار (جسے کسی دوسرے جانور نے مارا ہو) اور جس کو حلال طریقے سے ذبح نہ کیا گیا ہو (یعنی جس کو اللہ کا نام لے کر ذبح نہ کیا گیا ہو)۔ آگے مرے ہوئے جانوروں کی تفصیل آرہی ہے۔

اَب آگے الْمَيْتَةُ کی چار قسمیں ہیں۔؛"۔۔۔اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو۔۔۔"

«مُنْخَنِقَةُ» مرے ہوئے جانور کی تفصیل؛ یعنی جو جانور خود مر جائے تو حرام ہے۔

خ ن ق۔ یعنی گردن۔ گلا گھٹنے کو کہتے ہیں۔ کوئی جانور گلا گھٹنے سے مر گیا۔

جس کا گلا گھٹ جائے خواہ کسی نے عمداً گلا گھونٹ کر گلا مروڑ کر اسے مار ڈالا ہو، خواہ از خود اس کا گلا گھٹ گیا ہو۔ مثلاً اپنے کھوٹنے میں بندھا ہوا ہے اور بھاگنے لگا، پھندا گلے میں پڑ گیا اور کھینچ کھچاؤ کرتا ہوا مر گیا پس یہ حرام ہے۔

وَالْمَوْقُوذَةُ: وہ ہے جس جانور کو کسی نے ضرب لگائی، لکڑی وغیرہ ایسی چیز سے جو دھاری دار نہیں لیکن اسی سے وہ مر گیا، تو وہ بھی حرام ہے، جاہلیت میں یہ بھی دستور تھا کہ جانور کو لاٹھی سے مار ڈالتے اور پھر کھاتے۔ لیکن قرآن نے ایسے جانور کو حرام بتایا۔

وق ذ۔ وہ جانور جس کو چھڑی لگ گئی۔ چوٹ کھانے سے۔ یعنی گاڑی سے ٹکر ہو گئی۔

وَالْمُتَرَدِّيَةُ "اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو "بلندی سے نیچے گرا ہوا۔ اگر کسی پہاڑی سے گر گیا۔ یا درخت سے گر کر۔

وَالنَّطِيحَةُ :ن ط ح۔ جانور آپس میں لڑے اور ایک دوسرے کو سینگ مارا۔ ایکدوسرے کو چوٹ لگا دی اور جانور مر گیا۔

وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ: جس کو درندے کھا گئے۔ وہ جانور جو چیر پھاڑ کرتے ہیں۔ مثال اگر شیر چیتا اور بھیڑیا وغیرہ کسی جانور کو مار دیں یا چیر پھاڑ کر دیں۔

"۔۔ لیکن اسے تم ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں۔۔" مگر یہ کہ اُس کو پاک کر لو۔

یعنی اگر جانور کا حادثہ ہو گیا، جانور لڑتے ہوئے زخمی ہو گیا۔ تو اگر تم اُسے حلال طریقے سے ذبح کر لو تو پھر حلال ہیں۔

جس جانور کو ضرب لگی ہو یا اوپر سے گر پڑا ہو یا ٹکر لگی ہو اور اس میں روح باقی ہو اور تمہیں وہ ہاتھ پیر رگڑتا مل جائے تو تم اسے ذبح کر کے کھا سکتے ہو۔ بوقت ذبح اگر کوئی حرکت بھی اس جانور کی ایسی ظاہر ہو جائے جس سے یہ معلوم ہو کہ اس میں حیات ہے تو وہ حلال ہے۔

اگر آپ غور کریں تو اصل مقصد یہی ہے کہ اندر سے گندا خون نکل جائے۔ اندر سے فاسد مادے نکل جائیں۔ خون خود گندا ہو جاتا ہے لیکن ہمارے جسم کو صاف کر دیتا ہے۔ اندر سے ساری گندگی سمیٹ لیتا ہے۔ اور پھر دِل اُس خون صاف کر کے جسم میں پھیلا دیتا ہے۔ جیسے گٹر کا پانی خود گندا ہو جاتا ہے لیکن گھر کو صاف کر دیتا ہے۔

اس طرح وہ تمام لوگ جو اِس قسم کے سوال کرتے ہیں کہ کیا وہ غیر مسلموں کی دُکان سے مرغی، چوزہ یا بھیڑ بکری کا گوشت لے کر کھا سکتے ہیں؟ تو اُس کا جواب ہے کہ نہیں وہ حرام ہیں۔ یا غیر مسلم دُکانوں، کیفے اور ریستوران میں بنی ہوئی اور تلی ہوئی چیزیں بھی حرام ہیں۔

مثال میکڈونلڈز، کینٹکی فرائیڈ چکن، یا کوئی اس قسم کی دُکانیں۔ چاہے چکن ہی ہوں حلال نہیں۔

اسی طرح ٹیسکو، موریسن، ایزڈا وغیرہ سے خریدا ہوُا چکن حلال نہیں ہو گا۔

لیکن اگر وہ حلال قصاب سے خریدتے ہیں، اُن کے پاس حلال کا سرٹیفیکیٹ ہو گا تو پھر ہی جائز ہو گا۔

خنزیر کے گوشت نہ کھانے کی وجوہات ہم نے دیکھیں کہ اس طرح کے جانور کا گوشت کھانے سے کیسی عجیب بیماریاں اور بُری عادات انسانوں میں نظر آ رہی ہیں۔ جو کھاتے ہیں، اُس کا اثر جسم پر ضرور پڑتا ہے۔ ایک وجہ ہم جنس پرستی کی یہ خنزیر کا گوشت بھی ہے۔ پھر جانوروں کو حلال کیے بغیر کھانے

سے جلدی بیماریاں بھی عام ہیں۔ یہ جانوروں کا وہی گندا خون ہے جس کی وجہ سے کئی لوگوں کے چہروں پر باریک بھورے تِل نظر آتے ہیں۔

وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهِ: دو طرح سے ایسے جانور حلال نہیں ہیں؛

پہلا جن پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے۔ دوسرا جن پر اللہ کا یا کسی کا نام بھی نہ لیا جائے۔

توجب تک کسی جانور پر بسم اللہ اور اللہ اکبر نہیں کہا جائے گا وہ جانور حلال نہیں ہو گا۔ صرف اللہ کا نام لینا ہے اور نام ضرور لینا ہے تا کہ اسلامی طریقے سے ذبح کیا جائے۔

کسی بُزرگ کی خوشی کے لئے اگر ذبح کیا جائے تو جائز نہیں۔

اگر کوئی والدین میں سے یا کسی خاندان کے بچے یا بڑے کی طرف سے صدقہ کرنا چاہے۔ آپ چاول یا گوشت پکا کر تقسیم کرنا چاہتے ہیں۔ صدقۂ جاریہ کو یہ سوچ کر کھلائیں کہ اس کھانے کا ثواب فلاں کو مل جائے۔ تو پھر جائز ہے۔

وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ: اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو یعنی صاحبِ قبر، دربار یا بُت کے نام پر ذبح کرنا

ن ص ب۔ یعنی گاڑنا۔ جھنڈا گاڑنا۔ درگاہ، مندر، یا آستانہ یا قبر پر لے جا کر ذبح کرنا۔ ایسی کسی خاص جگہ بکرا یا کوئی جانور لے جا کر اُس قبر والے یا کسی کے نام پر بھی ذبح کرنا جائز نہیں ہے۔

یا کوئی جادو ٹونے والے لوگ کالے بکرے شیطان کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔ وہ بھی حرام ہے اور شرک ہے۔ بعض مری ہوئی روح کے نام پر ذبح کرتے ہیں۔

قرآن پاک میں واضع طور پر بتادیا گیا کہ یہ سب حرام کام ہیں۔ سُنّت سے بھی ہمیں یہی عمل ملتا ہے۔ کہ ذبح صرف اللہ کے نام پر ہو گا اور اللہ کے طریقے سے ہو گا۔

یعنی ہر طرح کا کھانا چاہے گوشت ہو، دودھ کی سبیل ہو یا نذر نیاز ہو تو صرف اللہ کے نام پر جائز ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم تو اللہ کے نام پر دیتے ہیں لیکن دیتے کسی بت خانے یا آستانے یا دربار پر جا کر ہیں۔ ایسی باتوں سے شِرک پیدا ہوتا ہے۔

(مشرکین اور کفّار) بعض لوگ کہتے تھے کہ دربار پر جاکر عُرس مناتے ہیں۔ عام لوگوں کی تو برسی مناتے ہیں۔ لیکن کسی بُزرگ کے مرنے کے بعد یعنی فوت ہونے کے ایک سال بعد اُس کا عُرس منانے لگتے ہیں۔ لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے بزرگ اتنے نیک ہیں کہ پہنچے ہوئے ہیں۔ وہ مرنے کے بعد اگلی دُنیا میں جاکر اللہ کے مدد گار بن جاتے ہیں۔ اللہ تو مصروف ہے اس لئے اب یہ بزرگوں کو اجازت مل گئی ہے کہ کسی کو وہ لال شہباز قلندر بیٹا دے، کسی کی بگڑی بنا دے۔ کسی کی وہ داتا صاحب مشکل کشائی کر دے۔ نعوذ باللہ

پھر اُن کا یہ خیال تھا کہ اُس بزرگ کی اب اللہ سے شادی ہو گئی۔ وہ اگلے جہان جاکر اللہ کے ساتھی بن گئے ہیں یعنی عُرس سے شادی کے معنی لیتے ہیں۔ عروسہ دُلہن کو اور عروسی جوڑا دلہن کے شادی کے کپڑوں کو کہتے ہیں۔ اُسی سے لفظ عُرس لیا جاتا ہے۔۔ نعوذ باللہ

بعض لوگ محرم میں امام کے نام کی سبیل لگاتے ہیں۔ کہ کربلا میں وہ پیاسے مَرے تھے۔ وہ بھی جائز نہیں۔ ہر کھانے اور پینے پر صرف اللہ کا نام لیا جائے گا تو جائز ہو گا۔

"۔۔۔ اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرو یہ سب بدترین گناہ ہیں،۔۔"

»أَزْلَام «سے تقسیم کرنا حرام ہے، یہ جاہلیت کے عرب میں دستور تھا کہ انہوں نے تین تیر رکھ چھوڑے تھے، ایک پر لکھا ہوا تھا» افعل «یعنی کر، دوسرے پر لکھا ہوا تھا» لاتفعل «یعنی نہ کر، تیسرا خالی تھا۔ بعض کہتے ہیں ایک پر لکھا تھا مجھے میرے رب کا حکم ہے، دوسرے پر لکھا تھا مجھے میرے رب کی ممانعت ہے، تیسرا خالی تھا اس پر کچھ بھی لکھا ہوا نہ تھا۔ بطور قرعہ اندازی کے کسی کام کے کرنے نہ کرنے میں جب انہیں تردد ہوتا تو ان تیروں کو نکالتے، اگر حکم، کر، نکلا تو اس کام کو کرتے اگر ممانعت کا تیر نکلا تو باز آجاتے اگر خالی تیر نکلا تو پھر نئے سرے سے قرعہ اندازی کرتے،» أَزْلَام «جمع ہے» زُلَم «کی اور بعض» زَلَم «بھی کہتے ہیں۔

مثال یعنی کبھی کسی باباجی یا طوطے والے کے پاس جائیں۔ یا کسی بچے کو کہتے کہ تم تیر یا پرچی اُٹھالو۔ کیا کریں۔ پاکستان جائیں یا فلاں کاروبار شروع کریں تو وہ اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں۔

ہمارے نبیؐ نے ہمیں طریقہ بتادیا۔ استخارے کی دُعا مانگیں۔ اللہ کے نبیؐ صحابہ کرامؓ کو استخارے کی دعا سکھایا کرتے تھے۔

آپ صرف اللہ سے مشورہ اور مدد مانگیں۔ ہمارے لئے یہی حکم ہے کہ استخارے کے لئے اللہ سے مدد مانگیں اور عقل مند لوگوں سے بھی بات چیت کر لیں۔

آپ نے بھی پاکستان میں لوگوں کو دیکھا ہو گا کہ سڑک کے کنارے طوطا لے کر بیٹھے ہوتے ہیں۔ وہ بزرگ دھول مٹی میں بیٹھے ہوتے ہیں اور لوگوں کو قسمت کا حال بتارہے ہوتے ہیں۔ معصوم طوطا تو

ایک خط اُٹھا کر دے دیتا ہے جس پر طوطے والے نے اپنی مرضی سے کچھ لکھا ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو تو خود اپنی قسمت کا حال معلوم نہیں ہوتا۔

غیب کا حال صرف اللہ کو معلوم ہے۔ کبھی لوگوں سے قسمت کا حال معلوم کرنے نہ جائیں۔ یہ شرک ہے۔